رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اک دن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | ہیں ابھی اک نورانی چہرہ کے پرستار نہیں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ ہو

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

Digtized by Khilafat Library

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ۶۵)

جلد ۳	۷ مارچ ۱۹۱۶ء عیسوی	سہ شنبہ	۲ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ	نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ اولوالعزم مصلح موعود مظہر قدرت ثانی بخیر و عافیت ہیں۔ حضور کی توجہ دو تین روز سے جلسہ دہلی کے اہتمام کی طرف ہے ایک مضمون کی تحریک ۲ مارچ صبح کو ہوئی۔ اور آپ نے ظہر تک ایک حصہ لکھکر امیر قافلہ مولوی محمد الدین صاحب بی اے کے سپرد کیا باقی حصہ ۲ بجے رات کے منشی فخر الدین کے ہاتھ بھجوایا۔ پھر جمعہ کی نماز کے بعد شیخ عبد الخالق دہلی جا رہے تھے انکو چند اوراق دیئے۔ اور باقی ... گھنٹہ کے بعد سائکل پر ماسٹر عبد العزیز نے سٹیشن بٹالہ پر شیخ صاحب کو جا دیا۔ بقیہ مضمون تین بجے رات شیخ عبد الرحمن قادیانی لیکر گئے اللہ تعالیٰ اس سے ایک عالم کو متمتع کرے میں نے صرف دینی مصروفیت اور تبلیغ کا جوش دکھانے کے لئے یہ تفصیل دی ہے۔

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب جن کے ہمرکاب مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب بھی ہیں۔ لاہور تشریف لے گئے۔ آپ ایم اے کا امتحان دینگے۔ اسکی تیاری کے لئے غالباً دو ماہ وہیں قیام فرمائینگے۔

(ب) نواب صاحب خدا کے فضل سے اب اچھے ہیں اپنی کوٹھی سے مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھنے تشریف لائے

(۳) ۴ مارچ بعد از نماز مغرب انٹرنس کے امتحان میں اپیر ہونیوالے طلباء دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ طلباء کے ساتھ حلیم حاذق ماسٹر عبد العزیز صاحب گئے ہیں۔

(۴) ایک وفد جس میں مولانا مولوی شیر علی صاحب مولانا سرور شاہ صاحب اور حضرت میر ناصر نواب صاحب ہیں صدر انجمن احمدیہ ترقی اسلام کے لئے چندہ کی تحریک کرنے کے لئے ... گیا ہے خدا کامیاب واپس لائے۔

(۵) مبلغین کالج کے طلباء سند حاصل کرکے حسب ارشاد حضرت اولوالعزم باہر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں فہرست ملاحظہ ہو۔

نام مبلغ	علاقہ	ہیڈ کوارٹر
۱ مہر محمد خان صاحب	لدھیانہ۔ انبالہ پھلکیاں	لدھیانہ
۲۔ قاضی عبد اللطیف صاحب	ملتان ڈیرہ غازیخان مظفرگڑھ بہاولپور۔	ملتان
۳۔ مولوی نظام الدین صاحب	جھنگ۔ لائل پور۔ شاہپور۔	لائلپور
۴۔ شیخ چراغ دین صاحب منشی عالم	سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جموں۔	سیالکوٹ
۵۔ حافظ جمال احمد صاحب	[illegible]	[illegible]

باقی دو کے لئے یہیں انتظام ہوا ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

اخبار احمدیہ

اطلاع

مفتی فضل الرحمن صاحب اطلاع دیتے ہیں چوہدری فتح محمد خانصاحب کا تار کیپ ٹون سے آیا ہے کہ وہ ۲۹ فروری ۱۹۱۶ء کو بخیریت کیپ ٹون پہونچے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۰ تاریخ مارچ کو انشاء اللہ کولمبو پہونچینگے۔ احباب ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرماویں۔

جلسہ دہلی

جمعہ کو یہ تار موصول ہوا۔ الحمدللہ تمام انتظام مکمل ہو چکا ہے (رامانقیٹر ہال۔ اشتہار تقسیم کر دیئے گئے قیام گاہ مبلغین مستقل جامع مسجد ہے)۔ واعظین کا انتظام ہے (حضرات کو روانہ ہو چکے) دعا فرماتے۔ (یعقوب علی)

(ب) **اتوار** یہ پروگرام موصول ہوا ہے جس میں ۳ مارچ سے ۶ مارچ تک مندرجہ ذیل لیکچر اور لیکچرار کا نام ہے۔

(۱) حضرت مسیح ابن مریم کی وفات وحیات کا حقیقی راز (عربی زبان میں) مولوی شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم مولوی فاضل تعلیم یافتہ مصر

(۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی اور غیر فانی نبوۃ اور مسئلہ ختم نبوۃ کی حقیقت۔ مولوی پیر حافظ روشن علی صاحب (عربی زبان میں)

(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مولوی سید محمد اسحق صاحب دہلوی مولوی فاضل نبیرہ حضرت خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی پروفیسر مدرسہ احمدیہ عربیہ قادیان (عربی زبان میں)

(۴) وفات مسیح۔ جناب میر قاسم علی صاحب مشہور لیکچرار (اردو میں)

(۵) الہامی مذہب کی ضرورت اور اس کا اثر انسانی اعمال پر چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا سیالکوٹ (انگریزی زبان میں)

(۶) اسلام اور مسیحیت۔ مفتی محمد صادق صاحب فاضل السنہ عبرانی و کلدانی وغیرہ۔

(۷) اسلام اور دیگر مذاہب مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(۸) ختم نبوۃ حافظ مولوی پیر روشن علی صاحب اردو میں

(ف) آج ہفتہ کو چودہری ظفر الدین خانصاحب اور میر قاسم علی صاحب کا لیکچر ہے دعا کی بہت ضرورت ہے

(۹) مسئلہ تناسخ۔ میر قاسم علیصاحب۔ اردو میں

(۱۰) حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ اور اس کے دلائل۔ مولوی فاضل میر محمد اسحاق صاحب اردو میں

(۱۱) مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا کام کیا۔ چودہری مولوی ابو الہاشم صاحب ایم اے

(۳) سوموار کو یہ تار موصول ہوا ہے۔ لیکچر نہایت امن وامان سے ختم ہوئے۔ الحمدللہ۔ سامعین کی دلچسپی اخیر تک قائم رہی پولیس کا انتظام عمدہ تھا۔

(۴) پہلا دن کامیابی سے گزرا۔ ابتداً حاضرین کی شرارتیں سخت مایوسی میں ڈالتی تھیں ہمارا کام روکنے کے لئے علاوہ بکواس کے تالیاں اور سٹیاں بھی بجائی جاتی تھیں۔ مگر وہ لوگ مان گئے کہ احمدی بڑے صابر ہیں۔ بالآخر جب ہم لوگ نماز مغرب ادا کر کے آئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے ان کو زنجیروں سے باندھکر علماء سلسلہ حقہ کے قدموں پر لا ڈالا ہے۔ پھر اس کامیابی کا کیا کہنا ہے حضور کے متعلق لوگ بکثرت دریافت کرتے تھے کہ خلیفہ صاحب بھی تشریف لائے۔ مخالفین نے اشتہار میں لکھا کہ عربی تقریریں کون سمجھے گا مگر شیخ صاحب کی تقریر میں میں نے دیکھا کہ عربی جاننے والوں کی کثرت تھی۔ خواہ مخواہ درمیان میں عربی بول کر ظاہر کرتے تھے کہ ہم عربی جانتے ہیں حضور والا شیخ صاحب کی عربی زبان میں تقریر سنکر علماء مخالفین کے تو چہرہ زرد تھے اور وہ لوگ جو منصف مزاج تھے داد دیتے تھے تعجب ہے کہ وہ لوگ جو عربی نہیں سمجھتے تھے بڑی دلچسپی سے سنتے رہے اور کہتے تھے یہ شخص خوب عربی بولتا ہے اسی طرح جناب حافظ صاحب و میر صاحب کی تعریف ہوئی اور تمام دہلی میں دھوم مچگئی اور لوگوں کو توجہ پیدا ہو گئی۔

(۵) کل بروز جمعہ تین بجے جلسہ کا افتتاح کیا گیا اور سب سے پہلے حضور کا پیغام سنایا گیا (شیخ یعقوب علی صاحب نے [illegible]) پڑھا ان کے اثنائے لیکچر میں بعض طلباء نے قطع کلام کرنے کی کوشش کی۔ آخر ایک آدمی نے باواز بلند کہا کہ جناب لیکچرار صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بفتح المیم پڑھتے ہیں یہ غلط ہے۔ صحیح بالسکون ہے (ذلک مبلغهم من العلم) اس پر انہوں نے شور ڈالدیا۔ مگر یہ اس وقت ہوا جبکہ پیغام تقریباً انتہا تک پہنچ چکا ہوا تھا۔ اس پر حافظ صاحب اٹھے۔ ان کی تلاوت قرآن کریم سے لوگ بیٹھ گئے اور وہ اضطراب دور ہو گیا حافظ صاحب نے ان کو بعد تلاوت تہذیب اور انسانیت کی طرف توجہ دلائی جس کا اثر یہ ہوا کہ بعض شرفاء کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بڑے زور سے شور ڈالنے والے لوگوں سے بیزاری کا اظہار کیا اور کہا یہ لوگ دہلی کے رہنے والے نہیں ہیں افسوس ہے انہوں نے دہلی کو خواہ مخواہ بدنام کیا ہے۔ اس کے بعد ہم نماز عصر کو چلے گئے باغ میں نماز پڑھکر جب واپس آئے تو شیخ عبد الرحمن صاحب کا لیکچر تھا۔ پہلے بعض نا اہلوں نے شور کیا آخر میں لوگوں نے درخواست کی کہ اپنا لیکچر شروع کرو۔ خدا کا فضل ہوا کہ خاموشی ہوئی اور عربی تقریر پھر شام تک بالکل امن اور سکوت سے ہوتی رہی شام کی نماز کے بعد اعتراضوں کا وقت تھا اس لئے ہمارے آنے سے پہلے ہی علماء نے سٹیج کو بھر لیا یہ لوگ اپنے آپکو علماء کہنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ ہم طالبعلم ہیں علماء نہیں انکے ہاتھوں میں احادیث کی کتابیں تھیں ہم نے یہ سوچا کہ ہر ایک کے ساتھ الگ الگ گفتگو ہونی مشکل ہے اسلئے انکو کہا جاوے کہ اپنے میں کسی کو انتخاب کر لو مگر وہ اس پر راضی نہ ہوئے آخر ایک کو اجازت دی گئی۔ اب انکے لئے عربی بولنی مشکل تھی اس لئے کچھ تو رہ گئے صرف ایک نے جرأت کی سو اس نے بھی بالکل غلط بولی مگر بہر حال اسنے دو اعتراض کئے ایک تو توفی کے معنی پر اور دوسرا بخاری میں ابن مریم کے نزول کا کچھ ذکر۔ ان دونوں سوالوں کا خوب فصاحت کے ساتھ جواب دیا گیا۔ اور اس کا اثر بھی معلوم ہوتا تھا کہ اچھا ہوا کیونکہ بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ اسکو چھپوا دو۔

عربی زبان کے متعلق لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا چنانچہ بسخت مخالفت کرنیوالوں میں سے بھی ایک نے اختتام تقریر کے بعد شیخ عبد الرحمن صاحب سے آکر کہا انت من العرب کچھ طالبعلم مدرسہ فتحپوری کے شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس آکر دیر تک گفتگو کرتے رہے اور لیکچر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت قابلیت کے ساتھ لیکچر دیا گیا۔ عربی اشتہار کو دیکھکر بھی بعض علماء نے کہا کہ کسی مصری عالم سے لکھوا لائے ہیں کسی ہندی کا نہیں معلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء

”ہمارے نکاح کس مقصد پر مبنی ہوں“

یہ ایک نہایت اہم امر ہے۔ جس کی طرف میں جماعت احمدیہ کی رہنمائی ضروری خیال کرتا تھا۔ اور اس موضوع پر کچھ لکھنا چاہتا تھا حسن اتفاق سے حضور نے ایک خطبۂ نکاح میں اس مضمون پر مبسوط تقریر فرمائی جو آج کے لیڈنگ آرٹیکل کی صورت میں درج ذیل ہے ؛

انسان کو ایک سچے مددگار کی ضرورت

انسان کی ترقی اور اس کا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوجانا بہت کچھ ایک دوسرے کی مدد اور تائید پر منحصر ہے اگر دنیا میں انسان ایک دوسرے کے مددگار اور معاون نہ ہوں تو ضروری ہے۔ کہ بہت سی کامیابیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں۔ اور جس طرح حیوانات کی زندگی ہوتی ہے۔ اسیطرح انسانی زندگی بھی ہوجائے۔ جتنے بڑے کاموں کی طرف انسان متوجہ ہوتا ہے۔ اتنے ہی بڑے مصائب اور مشکلات سے پیش آتی ہیں

انسان بڑے بڑے کاموں کے انجام دینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے

اس میں کیا شک ہے کہ جو شخص سہ منزلہ مکان پر چڑھیگا۔ وہ زیادہ تھکیگا۔ اور جو سطح زمین پہ کی منزل پر رہیگا۔ وہ نہیں تھکیگا قطب صاحب کی لاٹھ پر چڑھنے والوں کو دیکھا ہے۔ کہ اچھے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔ مگر ہانپ جاتے ہیں۔ تو جتنا کوئی بلند مقام پر چڑھیگا۔ اتنا ہی بلند حوصلہ اور بلند ہمت اور پوری کوشش سے محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ انسان اور حیوان کی زندگی کا مقصد ایک نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ان کی کوششوں اور محنتوں میں بھی فرق ہے ؛

انسان کہاں تک ترقی کرسکتا ہے

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ اور اس کے لئے ترقی کے راستوں کو بہت وسیع کردیا ہے۔ اور بڑے بڑے مدارج بنادیئے ہیں حتیٰ کہ اللہ کا محبوب۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور درجہ دیدیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ لوگوں سے کہدو۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنی چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگجائیگا تو ایک انسان کا درجہ اتنا بلند ہے۔ کہ نہ صرف وہ خدا کا محبوب ہے۔ بلکہ جو اس کا غلام ہو وہ بھی خدا کا محبوب بن جاتا ہے

اس بلندی کے حصول کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے

پس اس بلندی کے حاصل کرنے کے لئے بڑی محنت اور کوشش اور بہت سی قربانیوں بڑے خطرات وتفکرات سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح بڑی جنگ کے وقت ایک جرنیل کو بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی کے رستہ میں جو جنگ کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے بھی بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی اس میں ہوشیار نہ رہے۔ تو قدم قدم پر ایسی ٹھوکر لگتی ہے۔ کہ چکنا چور کردیتی ہے ؛

ان حالات میں ایک سچے معاون کی ضرورت

پھر جہاں خطرہ۔ خوف۔ مصائب اور تکالیف زیادہ ہوں۔ وہاں تعاون۔ مدد اور نصرت کی بھی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو اکثر موقعہ پر قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک انسان کیلئے کوئی نہ کوئی مددگار رہو۔ اور مددگار بھی ایسا جس پر پورا بھروسہ اور اطمینان رکھا جاسکے ؛

قابل اعتبار مددگار کون ہوسکتا ہے

لیکن اس میں مشکل یہ ہے۔ کہ ہر ایک انسان سمجھ نہیں سکتا۔ کہ میرے وہ کون سے دوست اور عزیز ایسے ہیں جن پر میں اس بات کا بھروسہ رکھ سکوں۔ کہ مشکلات کے وقت میری مدد کرینگے۔ کیونکہ سوائے اخلاص کے مدد ہو ہی نہیں سکتی۔ بہت لوگ ہیں۔ جو اپنے لئے دوستوں کو چنتے ہیں مگر وہ ان کے دشمن نکل آتے ہیں۔ بہت لوگ ہیں۔ جو بعض کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ اور وہ بظاہر دوست ہی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر دراصل وہ دشمن ہوتے ہیں۔ یا اگر وہ اپنی طرف سے دشمنی نہ بھی کریں۔ لیکن وہ ایسے رنگ میں مدد دیتے ہیں۔ کہ ان کی دوستی دشمنی ثابت ہوجاتی ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کو دوست سمجھا جاتا ہے۔ وہ دوست ہوتا ہی نہیں۔ دشمن ہوتا ہے۔ یا پہلے تو دوست ہوتا ہے۔ مگر مصیبت کیوقت الگ ہوجاتا ہے۔ کہ اس کے لئے میں اپنے آپکو کیوں مصیبت میں ڈالوں۔ یا مصیبت کے وقت بھی دوست ہی ہوتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے۔ مگر اس کی مدد بجائے اس کے کہ کوئی فائدہ پہنچائے۔ الٹی مصیبت کے بڑھانیکا کام کرتی ہے۔ اس لئے کسی دوست اور مددگار کا انتخاب کرنا بہت مشکل بات ہے لیکن وہ مشکلات جو انسانی زندگی کے رستہ میں حائل ہیں۔ ان پر غالب آنا اور انہیں ہٹادینا اس وقت تک ناممکن ہے جب کہ کسی دوسرے کی نصرت اور مدد شامل نہ ہو۔ اس لئے کسی کو مددگار بنانا بھی ضروری ہے۔ ورنہ انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا ؛

وہی سچا معاون ہوسکتا ہے جسے اللہ ایسا بنائے

چونکہ خدا تعالیٰ ہی ایک ایسی ہستی ہے۔ جو غیب کی باتوں کو جاننے والی ہے۔ اور انسان کے متعلق ہر ایک بات کو جانتی ہے۔ اس لئے اسی کا حق۔ اور اسی سے ممکن ہے۔ کہ وہ انسان کو اس ہلاکت سے بچانے کی کوئی تدبیر بتائے ؛

اسلام میں نکاح کا مقصد یہ بھی ہے

اسلام میں جو نکاح کا مسئلہ رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ان تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے۔ جو ہلاکت اور تباہی سے بچاتی ہیں۔ اور انسان کو سچا دوست اور مخلص مددگار مہیا کردیتی ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں بیوی کے متعلق آیا ہے۔ کہ لتسکنوا الیہ یعنی انسان کو جو مصائب اور تکالیف آتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے قریب ہوتا ہے کہ وہ ہمت ہار دے۔ اس وقت بیوی اس کی مددگار اور آرام کا باعث ہوتی ہے۔ اور اس کی ہمت بڑھانیوالی ہوتی ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے نکاح کو رکھا ہے۔ اور اس کے لئے ایسی خواہشیں اور جذبات اور طاقتیں انسان کے اندر رکھدی گئی ہیں۔ کہ یہ

مجبور ہے۔ کہ کوئی ایسا ساتھی پیدا ہو۔ وہ لوگ تو الگ ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے لئے صرف کر دیں۔ اور جن کا کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ چلنا پھرنا نکاح کرنا وغیرہ سب کچھ خدا کے لئے تھا۔ دوسرے لوگ بھی اس بات کے لئے مجبور ہیں کہ نکاح کریں یعنی انہیں یہی جذبات مجبور کرتے ہیں۔ گویا اس رنگ میں خدا تعالیٰ نے انسان کو نکاح کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ ممکن تھا۔ کہ اگر یہ جذبات اس رنگ میں خدا نے پیدا نہ کئے ہوتے۔ تو بہت سے لوگ کہتے۔ کہ اس بات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم دنیا کی دوڑ میں ایک اور کو ساتھ ملا کر اپنی رفتار کو سست کریں۔ لیکن خدا نے مجبور کر دیا ہے۔ اس لئے اب کوئی نادان ہی جو ایسا کہے ؛

ضوابط نکاح پر چلو بیوی سے بڑھکر کوئی سچا معاون نہیں

اسلام میں خدا تعالیٰ نے شادی کے متعلق ایسے قواعد بتا دیئے ہیں۔ کہ ان پر کاربند ہونے سے انسان کو سچا دوست اور مخلص ہوگا۔ مل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو مرد کی سخت دشمن ہوتی ہیں اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بہت سی عورتیں خاوندوں کی اور مرد عورتوں کی سچی مددگار ہوتی ہیں۔ گو بعض غلطیوں اور بدعہدیوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ کہ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے بدظن ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بیرونی عوارض اور اسباب ہیں ورنہ میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے۔ کہ ۹۰ فیصدی مرد و عورت کے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ اور اس اچھا ہونے کی ایک وجہ ہے ؛

محبت کا اصل فوائد کا متحد ہونا ہے

ایک وجہ ہے۔ اور وہ یہ (میں چونکہ اسلامی نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں اس لئے اسلام نے جو اس کی وجہ بتائی ہے۔ وہی بیان کرونگا) کہ اسلام نے مرد کے فوائد کو عورت کے فوائد سے اور عورت کے فوائد کو مرد کے فوائد سے ایسا متحد کر دیا ہے۔ کہ ان میں سوائے دوستی اور محبت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ دوستی اور محبت اور پیار کا اصل۔ فوائد کا متحد ہونا ہے جس قدر بھی تعلقات اور دوستیاں ہیں۔ ان سب کی اصلیت یہی ہے۔ ابن عربی لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک جگہ ایک کوا اور ایک کبوتر بیٹھے دیکھے میں نے خیال کیا۔ کہ یہ کیوں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ان میں اتحاد کی کیا وجہ ہے۔ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے میں وہاں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد جو دونوں چلے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دونوں لنگڑے ہیں۔ گویا ان کے اشتراک کی وجہ لنگڑا ہونا تھا۔ تو جتنا جتنا اشتراک کسی میں ہوتا ہے۔ اتنا ہی ان کا آپس میں تعلق مضبوط ہوتا ہے کیونکہ فوائد کے اشتراک پر اتحاد کی بنیاد ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ ان کے فوائد کو متحد کر دیا ہے اس لئے یہ ایسا جوڑا اور ایسے شرائط کے ماتحت ہے۔ کہ اس کو کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ اور عورت کو مرد کا ذمہ دار اور دونوں کو ایک دوسرے کی عزت مرتبہ۔ رتبہ۔ مال۔ دولت آرام و آسائش میں شریک بنایا ہے۔ اس لئے جس قدر مرد کا رتبہ اور عزت وغیرہ بڑھتی جائیگی۔ اسی قدر عورت کی بڑھیگی۔ اور جس قدر عورت کی بڑھے گی۔ اسی قدر مرد کی بڑھے گی۔ ایک کی ترقی دوسرے کی ترقی ہے۔ اور ایک کا تنزل دوسرے کا تنزل۔ ایک کا نقصان دوسرے کا نقصان ہے اور دوسرے کا نقصان ایک کا۔ مثلاً مرد کے بیمار ہونے سے جو نقصان ہوگا۔ وہ نہ صرف اسی کا ہوگا بلکہ اس کی عورت کا بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر عورت کسی تکلیف میں مبتلا ہو گی۔ تو اس تکلیف کا اثر مرد تک بھی پہنچیگا۔ کیونکہ عورت مرد کا ایسا تعلق اور اتحاد ہے۔ کہ دونوں کے فوائد اور نقصان ایک ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک زبردست اتحاد ہے۔ جس کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ سوائے بیرونی بواعث اور خارجی اثرات کے ؛

سچی غمگساری میں جو روکیں پیش آئیں ان کا علاج

اصل میں خدا تعالیٰ نے مرد عورت کے فوائد کا ایسا اشتراک رکھا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہاں کچھ بیرونی روکیں رہ جاتی ہیں۔ لیکن ان کے دور کرنے کے بھی خدا تعالیٰ نے تدابیر بتا دی ہیں۔ یہ آیات جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں۔ ان میں انہیں تدابیر کا ذکر ہے ؛

پہلی روک حیثیت سے بڑھ کر مہر مقرر کرنا

ہندوستان میں جو نکاح ہوتے ہیں۔ ان میں ایک بہت بری بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جھوٹا مہر مقرر کرتے ہیں۔ پانچ دس روپیہ کی تو آمدنی نہیں ہوتی۔ مگر مہر پندرہ لاکھ اشرفی دس ہاتھی پانچ گاؤں وغیرہ وغیرہ باندھتے ہیں ؛

دوسری روک طرفین کے صحیح حالات معلوم نہ ہونا

پھر لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کی نکاح سے پہلے بڑی منت خوشامد کی جاتی ہے۔ اور اپنے آپ کو ان کا غلام قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ لڑکی والوں کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارے لڑکے کو اپنی غلامی میں لیلو۔ یا یہ کہ لڑکا کہتا ہے۔ مجھے اپنی غلامی میں لے لو۔ لیکن جب شادی ہو جاتی ہے۔ تو کسی کو گالی کے طور پر سسرا کہتے ہیں۔ گویا جس وقت شادی نہیں ہوئی تھی اس وقت تو غلام تھا۔ مگر جب شادی ہو گئی تو سسرا گالی بن گئی پہلے آقا تھا۔ مگر جب لڑکی بیاہ دی تو بدترین شخص ہو گیا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر لڑکی والے کہتے ہیں۔ کہ ہماری لڑکی چاند کی طرح ہے۔ چاند میں داغ ہو تو ہو۔ مگر ہماری لڑکی میں نہیں ہے۔ علم و عقل میں یکتائے روزگار ہے۔ غرضیکہ بہت کچھ جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن جب شادی ہو جاتی ہے۔ تو لڑکی میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ خاوند دیکھتا ہے کہ نہ چاند ہے۔ نہ سورج تو اس کا دل خراب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو نقشہ اس نے اپنے دل میں جمایا ہوتا ہے۔ وہ نہیں ہوتا یہ ایک درست بات ہے۔ کہ دل میں کسی چیز کا جو نقشہ قائم کر لیا جائے۔ اگر وہ پورا نہ نکلے۔ تو خواہ وہ چیز اچھی ہو۔ تو بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ بعض لوگ قادیان کے رہنے والوں کی نسبت عجیب عجیب خیالات اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہاں کے سب لوگ فرشتوں کی طرح ہونگے۔ دنیا کا کام نہیں کرتے ہونگے۔ ہر وقت عبادت میں لگے رہتے ہونگے

لیکن ایسے لوگ جب خود یہاں آتے ہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق لوگوں کو نہیں پاتے۔ تو بہت کبیدہ خاطر ہو کر جاتے ہیں۔ ایک دفعہ یہاں ایک شخص آیا۔ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز پڑھکر مسجد میں ہی بیٹھا کرتے تھے۔ اس لئے لوگ آپ کے قریب بیٹھنے کے شوق میں پروانہ وار آگے بڑھتے اور ہجوم کر لیتے۔ اس طرح کرنے سے اس شخص کو کسی کی کہنی لگ گئی۔ تو بڑا ناراض ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کیا اسی قسم کے احمدی ہوتے ہیں۔ ناراض ہو کر چلا گیا۔ چونکہ اس نے اپنے ذہن میں کوئی عجیب قسم کا نقشہ جمایا ہوا ہوگا۔ اس لئے اسے اس معمولی سی بات سے ابتلا آگیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ کھاتا پیتا اور بازاروں میں ہماری طرح ہی چلتا پھرتا ہے۔ کیا یہ رسول ہو سکتا ہے۔ انہوں نے رسول کی نسبت یہ خیال کیا ہوا تھا۔ کہ وہ انسانوں کی طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا نہیں ہوگا۔ اس لئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے کی توفیق نہ ملی۔ تو جو نقشہ کھینچا جائے وہ اگر پورا نہ ہو۔ تو اصل چیز کی جو قدر ہوتی ہے۔ وہ بھی نہیں رہتی۔ وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلط نقشہ اپنے دلوں میں نہیں جمایا ہوا تھا۔ انہوں نے جب آپ کو دیکھا۔ تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھے۔ مگر نقشہ بنانے والے محروم ہی رہے۔ تو کسی چیز کا غلط نقشہ سمجھ لینا بڑی خرابی پیدا کرتا ہے۔ مرد و عورت کے تعلقات میں جو بیرونی اسباب اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھوٹ بھی ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے قولوا قولاً سدیداً یعنی پکی اور سچی بات کہنی چاہئے۔ کبھی کوئی بات ایسی نہ کہو جو دھوکا کا موجب ہو۔ اگر اس بات کو مدنظر رکھا جائے تو شادی بیاہ کے متعلق نصف لڑائیاں اسی سے رک جائیں۔

تیسری روک ذات پر فخر و غرور کرنا

اس کے علاوہ بہت سے فساد اس رنگ میں ہوتے ہیں کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے چھوٹے درجہ کے ہیں۔ اور ہم بڑے درجہ کے۔ پہلے تو تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن بعد میں انہیں اپنے خاندان یا امارت وغیرہ کا خیال آتا ہے۔ اور اس طرح لڑائی جھگڑے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیراً ونساء۔ اے لوگو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تم سب کو ہم نے ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ پس اگر کسی کو کسی وجہ سے بڑائی حاصل ہو گئی ہے۔ تو وہ عارضی ہے۔ اصل میں تم سب ایک ہی ہو۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اگر میاں کسی خاندانی یا دنیوی لحاظ سے بیوی سے بڑا ہے۔ تو عارضی بڑائی رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر بیوی کسی لحاظ سے افضل ہے۔ تو وہ بھی عارضی ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہی طرح کے ہیں۔ دوسرے میاں جس قدر بڑا اور اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ بیوی کا بھی اتنا ہی مرتبہ بڑھتا ہے۔ اور بیوی جو صفت رکھتی ہے۔ خاوند کو اس سے فائدہ ہے۔ اس لئے خاوند کی بڑائی بیوی کی بڑائی ہے۔ اور بیوی کی بڑائی خاوند کی۔ یہ بات سمجھنے سے بہت سی خرابیوں کا انسداد ہو جاتا ہے۔

چوتھی روک رشتہ ناطہ میں جلد بازی

پھر ایک بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جلد بازی سے رشتہ کر لیا جاتا ہے۔ جس میں کئی قسم کے نقص نکل آتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ کہ سوچ سمجھ کر کیا کرو۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ اگر باوجود تمہارے ان سب باتوں کی احتیاط کرنے کے کوئی نقص اور عیب رہ جائے۔ تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ وہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اگر ان میں کوئی نقص ہوا۔ تو وہ دور کر دیگا۔

یہ باتیں خدا تعالیٰ نے ایسی بتائی ہیں۔ کہ ان پر عمل کرنے سے کسی گھر میں نااتفاقی اور رنجش نہیں پیدا ہو سکتی۔

خلاصہ کلام

چونکہ نکاح کا اصل مدعا اور غرض اتحاد پیدا کرنا اور ایک دوسرے کی ترقی کے لئے مددگار پیدا کرنا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا مددگار بنا دیا۔ اور اس طرح انسان کی روحانی و جسمانی ترقیات کے اسباب مہیا کر دے۔ میں نے پہلے بتایا ہے۔ کہ کوئی ترقی نہیں حاصل ہو سکتی مگر محنت سے اور کوئی محنت نہیں ہو سکتی۔ مگر [illegible] کرنے سے اور کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔ مگر سچا دوست اور کوئی سچا دوست نہیں ہو سکتا۔ مگر اشتراک فوائد سے۔ اس اشتراک کے لئے خدا تعالیٰ نے مرد و عورت میں جذبات رکھدیئے۔ اور انہیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ مرد کے لئے بیوی اور بیوی کے لئے مرد ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے انسانی ترقی کا یہ ایک نہایت اعلیٰ قانون بنایا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ ہیں۔ جو اس کو مدنظر رکھتے ہیں۔ غیر احمدیوں میں اس طرح ہوتا ہے۔ کہ مولوی یا ملاں آیات کو پڑھ دیتا ہے۔ اور عورت مرد کی زبان سے کچھ کلمات کہلا لیتا ہے۔ لیکن خود بھی نہیں سمجھتا۔ کہ میں کیا کہلا رہا ہوں۔ الحمد للہ کہ احمدی جماعت میں یہ بات نہیں۔ پس احمدی جماعت کو ان خطبات سے فائدہ اٹھانا اور نکاح کے اصل مقصد کو زیر نظر رکھتے ہوئے کام کرنا چاہئے۔ کیونکہ جب غرض فوت ہو جائے تو وہ کام بجائے ثواب کے موجب عقاب بن جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ اس کا ہر فعل کتاب و سنت کے مطابق اور ان فوائد کو حاصل کرنے والا ہو۔ جن کے لئے وہ امر دیا گیا۔

پیغام والے تحریری مباحثہ سے فرار کی راہ اختیار کر رہے ہیں

ہم نے اس چیلنج کو جو مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے تحریری مباحثہ کے لئے پیسہ اخبار میں دیا۔ الفضل نمبر ۹۳ میں منظور کر لیا تھا۔ اس کے جواب میں پیغام نمبر ۹۴ لکھتا ہے۔ کہ منظوری کا اعلان خود (سیدنا خلیفۃ ثانی) محمود کی طرف سے ہونا چاہئے۔ تمہاری اس تہذیب پر تو فرشتے ہزار نفرین کر رہے ہیں۔ خیر باغیان خلافت سے امید بھی یہی ہو سکتی تھی۔ تاہم یہ جواب نہایت فضول ہے۔ اور صاف نظر آتا ہے کہ فرار کی راہ اختیار کرنے کی تمہید ہے۔ ہمیں کفارہ کا الزام دیتے ہو۔ اور خود غور نہیں کرتے کہ چیلنج دینے والا بجائے مولوی محمد علی صاحب کے مرزا یعقوب بیگ ہے۔ تم لوگ اپنے نام نہاد امیر سے تحریری مباحثہ کا چیلنج دلاؤ۔ پھر ادھر سے بھی خود حضرت خلیفۂ برحق ہی کی طرف سے منظوری کا اعلان ہوگا۔ اگر تمہاری طرف سے مرزا یعقوب بیگ صاحب چیلنج دے سکتے ہیں ادھر سے بھی الفضل اس کی منظوری کا اعلان کر سکتا ہے۔

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

مسئلہ نزول مسیح

(گزشتہ سے پیوستہ)

لا مھدی الا عیسیٰ

آپنے حوالہ پوچھا ہے کہ کونسی حدیث کی میں یہ لکھا ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی ہیں تو آپ ابن ماجہ دیکھیں لا مھدی الا عیسٰے پھر مسند امام احمد حنبل دیکھیں صہ ۴۱۱ اور عقلاً بھی آدمی سوچ سکتا ہے کہ جو عیسٰے ہوگا وہ ضرور مہدی بھی ہوگا ورنہ وہ مسیحائی کیا کریگا اور مہدی فاطمی کی حدیث جو آپنے لکھی ہے وہ موضوع ہے دیکھو مقدمہ ابن خلدون کی تحقیق صہ ۲۹۵۔ باقی قرآن نے نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں کیا کیونکہ فرماتا ہے وکان رسولًا نبیا کہ اسمٰعیل رسول اور نبی تھا حالانکہ وہ صاحب شریعت نبی نہیں پھر بھی خدا نے ان کو رسول کہا +

حدیث ان لمھدینا اٰیتین

اور پھر آپنے ان لمھدینا

اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر اول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف والی حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چاند کو رمضان کی پہلی تاریخ گرہن لگتا ہے اور سورج کو رمضان کے نصف میں۔ حالانکہ مرزا صاحب کے دعوے کے وقت چاند کو جو گرہن لگا تو وہ تیرہ ۱۳ رمضان کو۔ اور سورج کو بجائے نصف کے ستائیس رمضان کو +

صحیح معنے

میرے مکرم مشہور ضرب المثل ہے (یکے من علم زادہ من عقل ے باید) آپ غور فرماویں کہ پہلی تاریخ کا چاند تو ویسے ہی لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے اسی وجہ سے ہمیشہ عیدین پر اختلاف ہوتا رہتا ہے کوئی کہتا ہے چاند نکلا تھا کوئی کہتا ہے نہیں نکلا۔ غرض باوجود بہت جد وجہد کے بھی اسکے دیکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں تو جس صورت میں اس کو گرہن لگ جائیگا تو پھر وہ کسی کی نظر میں خاک آئے گا سب کہینگے کہ چاند نکلا ہی نہیں اس وجہ سے وہ مدعی مہدویت کو جھٹلائینگے۔ اصل میں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلعم فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور وہ نشان نہیں بنائے گئے کسی کیلئے بھی جب سے آسمان زمین پیدا ہوئے۔ کیونکہ آپکی امت میں مہدی بہت ہوئے ہیں جن میں سے خلفاء الراشدین المھدیین۔ تو آپ روز ہی سنتے ہونگے مگر ان دو گرہنوں کا نشان ایک کیلئے ہی مقرر کیا گیا ہے۔ ایک نشان یہ کہ اسکے زمانہ میں چاند کے گرہن کی جو تاریخیں ہیں یعنے تیرہ ۱۳۔ چودہ ۱۴۔ اور پندرہ ۱۵۔ ان میں سے پہلی تاریخ کی رات کو گرہن لگے گا۔ رمضان کی راتوں سے یعنے یہ واقعہ رمضان میں ہوگا اور سورج کے گرہن کی جو تاریخیں ہیں چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ اور اٹھائیس ۲۸۔ ان مقررہ تاریخوں میں سے جو نصف ہے یعنے ستائیس کو گرہن ہوگا تو اب آپ ثابت کریں کہ کسی اور مدعی مہدویت کے وقت بھی چاند سورج کو رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگا ہو تو ہم مان لینگے۔ اور یاد رہے کہ تیرہ تاریخ کے چاند کو بدر نہیں کہتے بلکہ چودہ ۱۴ تاریخ کے چاند کا نام بدر ہے اور ہلال کی تعریف دیکھو قاموس لکھتا ہے تین تاریخ تک یا سات یا تو تاریخ تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور پھر ۲۶ و ۲۷ تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں اور باقی تاریخوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں +

فیدفن معی فی قبری والی حدیث

پھر آپنے یہ حدیث پیش کی ہے ینزل عیسٰی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہٗ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسٰی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر اول تو راوی اس حدیث کا ابن جوزی ہے اور یہ وہ عالم ہے جس نے حضرت سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ پر کفر کا فتوٰے لگایا اور ان کا کھانا پانی بند کرایا۔ اور نبی کریم کے پانچسو سال بعد ہوا پہلے راویوں کا نام لوتا اسکی صحت یا ضعف پر بحث ہوسکے تاہم درایۃً ہم اسکو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں کیونکہ واقعات نے اسکی تصدیق کردی ہے حضرت مرزا صاحب نے شادی بھی کی پھر خدا نے ان کو اولاد دی اور بے نظیر دی اور گوشہ خلوت سے نکالکر دنیا کیطرف خدا تعالےٰ نے جب انکو مبعوث فرمایا اسکے بعد پینتالیس سال کے قریب آپنے عمر پائی۔ باقی رہا فیدفن معی فی قبری۔ ظاہر الفاظ کے لحاظ سے چونکہ آپ کو مشکل پڑی ہے تو جھٹ قبری کے بجائے مقبرتی کی غلط تاویل کردی ہے حالانکہ اگر آپ قرآن اور حدیث پر غور فرماتے تو کوئی مشکل باقی نہ رہتی۔ اصل میں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی قبر کوئی اور ہی ہوتی ہے۔ مجازاً اس قبر کو بھی جسمیں ہم میت کو ڈال آتے ہیں قبر کہا جاتا ہے حقیقی قبر وہی ہوتی ہے جس میں خدا تعالےٰ ڈالتا ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کرکے فرمایا ہے ثم اماتہٗ فاقبرہٗ کہ خدا ہی انسان کو مارتا ہے اور وہی اسکو قبر میں ڈالتا ہے ورنہ قبر کے ساتھ جو عذاب اور ثواب مخصوص ہے اگر یہی قبر مراد لی جائے جس میں ہم میت کو ڈال آتے ہیں تو اس سے وہ لوگ بچ جائینگے جن کو درندے کھا لیتے ہیں یا جنکو دفن ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جلایا اور بہایا جاتا ہے۔ پس اصل بات یہی ہے کہ خدا تعالےٰ روح کو اس عالم میں ایک اور جسم عطا کرکے قبر میں ڈالتا ہے +

نبی کریم صلعم نے اس قبر کی یوں تعریف کی ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران ورنہ یہ قبریں تو نہ باغ ہوتی ہیں نہ دوزخ۔ پس اس سے آنحضرتؐ نے اپنا اور اپنے مسیح کا تعلق بتایا ہے۔ اور پھر ہماری زبان میں بھی بولتے ہیں کہ اس نے اپنی قبر میں جانا ہے ہم نے اپنی قبر میں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کے عملوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ اور ہمارے ساتھ ہمارے عملوں کے مطابق سلوک کیا جائیگا۔ نبی کریم نے فی قبر واحد فرما کر بتایا کہ وہ ابن مریم اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے عملوں اور میرے عملوں میں کوئی فرق نہ ہوگا بلکہ وہ میرا مظہر تام ہوگا۔ جسکی وجہ سے ہماری قبر ایک ہی قبر کہی جاسکتی ہے نہ کہ دو علیحدہ علیحدہ +

مسیح موعود کیسا نبی ہوگا

پھر آپنے دریافت فرمایا ہے کہ شرعی اور غیر شرعی نبی کی بات کسی نے پہلے بھی بیان کی ہے اگر کی ہے تو کتاب اور اس کا حوالہ لکھو۔ دیکھو زرقانی جلد رابع صہ ۳۴۷ قد لا یکون النبی مستقلا بل یاتی لتقویم شریعۃ نبی قبلہٗ۔ کوئی مستقل نبی یعنے جو اپنی نئی شریعت رکھتا ہو۔ آیندہ نہیں آسکتا۔ ہاں ایسا نبی آسکتا ہے جو نبی کریم کی

شریعت پر خود بھی قائم ہو اور لوگوں کو بھی اسپر قائم رہنے کی ہدایت کرے سو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب تشریعی نبی نہیں ہیں بلکہ آنحضرت کی شریعت پر خود بھی قائم تھے اور اسی کیطرف لوگوں کو بھی دعوت دی - اسی لئے زرقانی جلد خامس ص ۴۱۸ میں لکھتا ہے ان عیسےٰ یاتی واحدٌ من ھذہ الامۃ کہ جو عیسےٰ آنیوالا ہے وہ اسی اُمت میں سے ہی کوئی ہوگا۔ پھر آپ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۷ باب اسلام سلمان میں تحریر لکھا ہے ولا یمتنع ان یبنیٔ فی الفترۃ من یدعوا الیٰ شریعۃ الرسول الاخیر کہ یہ بات ممتنع نہیں ہے کہ اس فترۃ کے زمانہ میں کوئی ایسا نبی بنایا جائے جو اپنی شریعت نہ رکھتا ہو بلکہ آنحضرت صلعم کی شریعت کیطرف لوگوں کو دعوۃ دے۔ پس انھوں نے بھی آنحضرت کو آخری نبی بلحاظ شریعت کے مانا ہے نہ بلحاظ مطلق نبوت کے اور یہ بات درست ہے کیونکہ خداتعالےٰ نے شریعت کی تکمیل کر دی - اب کسی صاحب شریعت نبی کی ضرورت نہیں رہی ہاں ایسا نبی جو آپ کی شریعت کی طرف لوگونکو دعوت دے آسکتا ہے چنانچہ ان عیسےٰ واحدٌ من ھذہ الامۃ کے مطابق ایک عیسیٰ نبی اللہ اس چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ✤

ہر صدی کے سر پر مجدّد آتا ہے

مجھے تو تعجب آتا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں وہ اس حدیث کو بھی خوب جانتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے ان اللہ یبعث علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کہ خداتعالےٰ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اس نقص کو جو اس میں پیدا ہو جایا کرے گا دور کرتے رہینگے ابوداؤد۔ پس ان لوگوں کو تو صدی کے خاتمے پر اپنے دین کی فکر پڑ جانی چاہیئے تھی اور انکی آنکھیں اس انتظار میں لگ جاتیں کہ کوئی مجدد مبعوث ہو اور انکی دینی کمزوریاں دُور کرے تا وہ لوگ گمراہی میں رہ کر خدا سے دُور نہ جا پڑیں مگر باوجود صدی پر ۳۳ برس گذر جانے کے بھی ان کو اپنے دین ایمان کی کوئی فکر نہیں ملاّؤں نے گویا یہ فیصلہ کرا لیا ہے کہ نبی کریم کی پیشگوئی جھوٹی ہوتی ہے تو ہونے دو۔ یہ چودھویں صدی مجدد سے خالی جاتی ہے تو جانے دو۔ ہم نے حضرت مرزا صاحب کو نہیں ماننا۔ شائد یہ بعض اس لئے انکے دل میں پیدا ہو گیا ہو گا کہ وہ آنیوالے مسیح پر بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھے تھے اور دُنیا کی حرص نے ان کو اس انتظار میں لگا دیا تھا کہ مسیح ان کو مالا مال کر دے گا مگر جب وہ آیا تو انکی امیدیں ٹوٹ گئیں وہ انتظار کا مزہ بھی کھو بیٹھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب اور مجدد الف ثانی وغیرہ مجددین نے خداتعالیٰ کی طرف سے مجدد ہونیکا دعویٰ کیا۔ آخر اس صدی کے سر پر بھی کسی نے دعویٰ کیا ہے یا نہیں کہ خداتعالےٰ نے مجھے اس صدی کے سر پر مجدد کر کے بھیجا ہے۔ پس کون ہے جس نے حضرت مرزا صاحب کے سوائے خداتعالیٰ کیطرف سے مبعوث ہونے کا دعویٰ کیا ہے اپنے آپ تو چاہے تم کسی کو مجدد کہہ لو۔ تمہارے کہنے سے تو ہو نہیں سکتا جبتک خدا نہ کہے ✤

مجدّد مانتے ہو تو مسیح موعود نبی اللہ بھی ماننا پڑے گا

اگر کہو کہ مجدد تو ہم مرزا صاحب کو مانتے ہیں مگر وہ جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ درست نہیں۔ تو میں کہتا ہوں کوئی مجدد جھوٹ بھی بولا کرتا ہے اور جھوٹ بھی خدا پر کہ اس نے تو اسے مسیح نہیں بنایا۔ اور دعویٰ کرے کہ مجھے خدا نے مسیح بنایا ہے۔ پھر یہ کہ اگر وہ مجدد ہے تو اس نے تمہاری غلطیاں نکالنی تھیں نہ کہ تم اسبات کے مجاز ہو کہ اس کی غلطیاں نکالو۔ مجدد کو جب خدا مبعوث کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے درست کہتا ہے پھر دیکھئے فتوحات مکیہ جلد ثانی صلالا محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ لھذا قلنا ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لانبی بعدہٗ پھر آگے چلکر فرماتے ہیں فعلمنا انہ قولہٗ لانبی بعدہ اے لامشرع خاصۃ لانہ یکون بعدہٗ نبیٌ کہ لانبی بعدی والی حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا کیونکہ غیر شرعی نبی کا آنا ممنوع نہیں بلکہ آئے گا ✤

رجل من ابناء فارس کا مصداق کون ہے

اور پھر آپنے فرمایا ہے کہ رجل فارسی والی پیشگوئی کے مصداق امام اعظم اور امام بخاری ہیں۔ میں کہتا ہوں وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من فارس کہ ایمان اگر ثریا سے معلق ہو گا تو وہ اُس کو وہاں سے بھی واپس لائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے جبکہ ایمان سخت خطرے میں ہوگا حتےٰ کہ یہ بھی ممکن ہوگا کہ دُنیا سے بالکل مفقود ہو کر ثریا سے جا لگے اگر یہاں تک بھی دینی حالت پہنچ جائے تو وہ پھر دُنیا میں دین پھیلا دے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ امام اعظم اور امام بخاری ایسی صدیوں میں پیدا ہوئے ہیں جن کے متعلق نبی کریم نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم مشکوۃ۔ پس اس رجل فارسی نے تو فیج اعوج کے زمانہ میں مصلح بنکر آنا تھا۔ لہذا امام اعظم صاحب اور امام بخاری صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے ✤

حدیث المنارۃ البیضا

پھر آپنے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے دمشق کے شرقی منارہ کی تاویل کی ہے۔ یہ سب کچھ آپکے قلت تدبر کا باعث ہے ورنہ اس کا سمجھنا کوئی مشکل نہ تھا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوۃ کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے پس جب رؤیا دیکھی جاتی ہے تو اسکی کوئی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے مطابق کی جاتی ہے کشف اور الہام جو عین نبوۃ ہے اسکی بھی کوئی تعبیر اور معنے ہونے چاہئیں۔ ہاں خداتعالےٰ خود ملہم اور صاحب کشف کو اسکی حقیقت سے آگاہ کر دے تو وہ اور بات ہے یعنے خداتعالیٰ یہ بتا دے کہ یہ بات ظاہری الفاظ کے مطابق ہوگی تو اس میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ پس نبی کریمؐ کو یا الہاماً یہ بتایا گیا یا کشف میں یہ نظارہ دکھایا گیا ہے۔ بہرحال اسکی تعبیر کرنی پڑیگی۔ کیونکہ جب نبی کریم نے یہ پیشگوئی کی کہ دمشق کی مشرق کیطرف منارۂ بیضا کے پاس مسیح اُترے گا۔ اسوقت وہاں کوئی منارہ نہیں تھا بلکہ کئی سو سال بعد بنایا گیا اور یہ بھی ان لوگوں کی غلطی ہے جنھوں نے دمشق کے پاس ہی اسکے مشرق کیطرف منارہ بنا دیا حالانکہ عند کا لفظ منارہ کے ساتھ ہے نہ کہ دمشق کے ساتھ۔ اور حدیث دمشق کی شرقی طرف بتاتی ہے اور اسکی شرقی طرف میل دو میل میں محدود نہیں۔ اسی واسطے حدیث میں یہ بھی آتا ہے واوحیٰ الی المشرق کہ رسول اللہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے مشرق کیطرف اشارہ کیا باقی رہا یہ سوال کہ اگر مسیح نے دمشق کے قریب نہیں اُترنا تھا تو

دمشق کا نام کیوں لیا مطلق مشرق بول دیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دمشق سے مسیح کو ایک قسم کی مناسبت تھی وہ یہ کہ حضرت عیسٰے پر یہودیوں نے سخت ظلم کئے اور ان کو دکھ دیئے۔ مسیح کے ساتھ دمشق کا ذکر کرنے سے خدا تعالےٰ نے آنحضرتؐ کو یہ بتایا کہ یہاں بھی ایسے سخت مظالم پیدا ہونیوالے ہیں۔ چنانچہ یزیدی منصوبوں کا مرکز دمشق ہوا۔ دوسرے یہ کہ جہاں مسیح پیدا ہوگا وہاں بھی یزیدی طبع اور دمشقی لوگ پیدا ہونگے۔ مگر منارۃ البیضاء کا لفظ رکھ کر یہ بھی بتلا دیا کہ آنیوالا مسیح پہلے مسیح کیطرح مخالفین کی ایذا دہی سے وطن سے بے وطن نہیں ہوگا اور نہ امام حسینؓ کی طرح یزیدیوں کے ہاتھ سے شہید کیا جائے گا بلکہ وہ ہر رنگ میں کامیاب اور بلند اقبال نظر آئے گا۔ چنانچہ رسول اللہ کی اولاد کے دشمن یزیدی جس طرح پیدا ہوئے۔ اس مسیح کی اولاد سے اپنے ہو کر دشمنی کرنیوالے پیدا ہو گئے۔ یزیدی بھی بظاہر اپنے ہی مسلمان بھائی بنے ہوئے تھے مگر خدا تعالےٰ نے اس مسیح کے یزیدیوں کو مقابلہ میں ذلیل اور رسوا کیا کیونکہ علم تعبیر الرؤیا میں منارہ سے بلند اقبالی اور کامیابی مراد ہوتی ہے اور عقلاً بھی آدمی سوچ سکتا ہے کہ اگر مکہ یا مدینہ ان کے نزول کے واسطے مقرر کیا جاتا تو ہم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ چونکہ یہ متبرک مقام ہیں اس لئے مسیح کا نزول انہیں ہوگا دمشق کوئی متبرک مقام بھی نہیں باوجود اس کے جو خدا تعالےٰ نے آنحضرت کو خبر دیتے ہوئے دمشق کو ساتھ شامل کیا۔ تو ضرور اس میں کوئی حکمت الٰہی مخفی تھی وہ یہی حکمت تھی جو بیان ہوئی ؎

ایڈیٹر

حافظ جمال احمد صاحب کا جامع و مدلل مضمون اس نمبر میں ختم ہوتا ہے بعض احباب نے مجھے لکھا تھا کہ اسے الگ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جائے اس وقت میں نے یہ جواب دیا تھا۔ کہ مضمون ختم ہولے۔ اب چونکہ مضمون ختم ہوگیا ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر اسے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوانا ہے تو اس کی تعداد سے اطلاع دی جائے اور چند دوست اس کی چھپوائی لکھوائی کاغذ کا خرچ اپنے ذمہ لیں۔ یا احمدیہ بنگ مین ایسوسی ایشن اس کا آخری حصہ متعلق نزول المسیح اپنے ٹریکٹ سیریز میں لے لے

اہلحدیث میں حدیث کے خلاف فتویٰ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں علماء تو اٹھ جائیںگے اور علم دین سے ناواقف ان کی جگہ لے لینگے۔ جو بغیر علم کے غلط فتوی دینگے۔ پس وہ خود تو پہلے ہی سے گمراہ تھے دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے یقبض العلم بقبض العلماء حتّٰی اذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا مندرجہ ذیل فتوی کو دیکھکر جو اہلحدیث میں چھپا ہے ؎

س۔ ۱۹۸۔ جن ممالک میں کئی کئی ہفتے سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہاں نماز روزے کا کیا حکم ہے

ج ۱۹۸۔ قرآن شریف میں روزوں کے لئے خاص حکم ہے من شھد منکم الشھر فلیصمہ جو رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزہ رکھے جس مقام پر ہفتوں یا مہینوں سورج غروب نہیں ہوتا وہاں ماہ رمضان نہیں ہوتا۔ لہذا ان لوگوں پر روزہ کا حکم نہیں ہوگا۔ نماز کے اوقات بھی مقرر ہیں جہاں وہ اوقات ہی نہیں نماز بھی نہیں‘‘

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل (جس کی سند بھی آپ کے پاس موجود ہے) مدرسہ فیض عام کانپور کا سند یافتہ مشہور مناظر بعض یا ستوں کے نوابوں کا سرٹفکیٹ پاس رکھنے والا۔ بہت سی کتابوں کا مصنف۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا سکرٹری نہ نو یہ جنرل سکرٹری ہندوستان کے بڑے بڑے قومی جلسوں میں بلایا جانے والا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا مفتی۔ امیر کابل کے حضور میں ایک عالم کی حیثیت میں پیش ہونے والا۔ اور اہل حدیث کا ایڈیٹر بیان کرتے ہیں۔ اس گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ فتوی صریح طور پر حدیث نبوی کے خلاف ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ مولوی صاحب موصوف کو ایک حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس سے کام لینے کا کیا حق حاصل تھا۔ دیکھو نواس بن سمعان والی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے اور مشکوۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ میں۔

قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا۔ اقدروا لہ قدرہٗ۔ صحابہ نے پوچھا۔ کہ وہ دن جو سال برابر ہوگا کیا اس میں ایک ہی دن کی نماز کافی ہوگی فرمایا نہیں۔ اندازہ کرلو۔ یہ حدیث اس سوال کے جواب میں کافی تھی۔ مگر مولوی ثناء اللہ اہلحدیث ہو کر اسے تو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اور نہایت جرأت دے پر دادہی فتوی دیتے ہیں۔ کہ وہاں روزہ نہیں کیونکہ وہ ماہ رمضان نہیں۔ اور نماز کے اوقات نہیں اس لئے نماز بھی نہیں میں پوچھتا ہوں۔ اگر وہاں مکلف بہ شرع محمدیہ لوگ نہیں تو خیر سوال ہی نہیں اور اگر ہیں تو جیسے وہ اور کام کرتے ہیں۔ اور دن رات اپنے سونے جاگنے کھانے پینے کا اندازہ کرتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات کا بھی کرلیں۔ اور وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ کیا جہاں کئی کئی مہینے سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہاں شام کا کھانا نہیں کھایا جاتا۔ لوگ سوتے نہیں؟ جب کھانا کھاتے ہیں سوتے ہیں۔ دیگر کاروبار کرتے ہیں۔ تو نماز بھی اندازہ کرکے پڑھ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے نماز روزہ کی معافی کا فتویٰ دیکر شریعت محمدیہ کو نامکمل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے قرآن مجید بھیجنے والے خدا عالم الغیب کو ان ملکوں کا علم نہ تھا۔ یا ان کی روحانی ترقی کا کوئی انتظام نہیں فرمایا۔ کیونکہ اگر نماز انسان کی روحانی ترقیات کے لئے ضروری ہے تو بتاؤ ان لوگوں کے لئے خدا نے کیا تدبیر فرمائی؟

نقشہ ہائے جنگ

منشی عنایت محمد صاحب مالک مسلم آرٹ پریس فوجی دروازہ لاہور اس سلسلہ میں ہر ہفتہ ایک نقشہ شائع کرتے ہیں۔ یہ نقشہ جو میرے پاس بغرض ریویو پہنچا ہے۔ نمبر ۵ ہے۔ جو بہت خوشنما اور صاف ہے اس میں چھوٹے بڑے مقامات جنگ مع ملحقات قلعہ جات۔ پہاڑ۔ دریا۔ دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی نقشہ ۴؍ ماہوار ۱۲؍ تین ماہ کے لئے دو روپے ؎

پیغام والوں کو خوشنودی مزاج کی سند دربار خلیفہ اول سے

گاہے گاہے باز خوان ایں دفتر پارینہ را

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے حضور میں جب یہ پیغام پارٹی کے پاک ممبر لاہور سے آتے تو بعض اوقات تخلیہ میں بلائے جاتے۔ اس وقت یہ لوگ بڑے اہتمام سے کمرہ کی زنجیریں لگا لیتے۔ حتی کہ صدر دروازہ بھی بند کرا دیتے بظاہر یہ وہم ہوتا کہ خدا جانے کیا راز دنیانہ کی باتیں ہوتی ہیں۔ مگران کا چہرہ کچھ کچھ اصل کیفیت کا انکشاف کر دیتا تھا تاہم انکو اپنا رعب جمائے رکھنے کا موقعہ حاصل رہتا۔ ایک روز ہمارے ایک دوست وہیں بیٹھے رہے حضرت مولانا کے عزیز تھے۔ اس لئے ان حضرات کو بھی اٹھانے کی جرات نہ ہوسکی۔ اس وقت حضرت خلیفہ اول نے جو کچھ فرمایا وہ لکھتے گئے۔ اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد مجھے دیدیا۔ آج وہی نوشتہ اپنے بستہ کے کاغذات سے مجھے مل گیا۔ ناظرین بھی اسے پڑھ لیں ؛

فرمایا "میں تمکو اپنا آدمی نہیں جانتا۔ میں تم سے خفا نہیں ہوں (کیونکہ خفا تو اپنے آدمیوں پر ہوا جاتا ہے) بھیا آدمی سامنے آکر اور باتیں بنانے لگتے ہیں۔ پیغام صلح قائم کی ہے اپنے گھر میں جنگ اور سارے جہان سے صلح۔ ہم سے بغض جو اس کے مؤید ہیں مفسد ہیں ہم سب لوگ بیزار ہیں میں پیر پرست ہرگز نہیں۔ تم خارجی اور رافضی ہو ہم کو بہت دکھ دیا ہے۔

.... (لفظ سخت ہیں نقل نہیں کیے) وہ ہوتا کون ہے۔ تم مہاجر انصار قادیان کی مٹی خراب کر سکتے ہو؟ جاؤ تم ہوتے کون ہو مولوی محمد علی اگرچہ تمہارا اور تمہارے رفقا کا دوست ہے اور تمہارا ملازم ہے۔ مگر خیر میری طرف سے تم اس سے پوچھو۔ میں ایسا جھوٹا ہوں ؟ تم نے میرا کلیجہ پھاڑ دیا۔ میں بیمار ہو گیا۔ محمد علی بھی منافق ہے۔ تمہارا کیا نقصان ہے۔ میں رجب اور یحو دیہ نام میرے نہیں (یہ سمجھ نہیں آنگا)

سے بیزار ہوں۔ منظور الٰہی میرا منظور الٰہی نہیں۔ وقت آتا ہے کہ ہم تم سے پیغام صلح کا بائیکاٹ کردینگے۔ پھر دیکھیں گے (تم کیا کر سکتے ہو؟)۔

میاں صاحب کسی کے محتاج نہیں۔ بیوی بچہ صاحب اور میں حرام خور نہیں۔ جائے انجمن (تم لوگ) دعوے کردے (کردو) دو ہزار کا۔

خواجہ سے مجھے کیا فائدہ پہنچا۔ اس نے میری کتابیں کھالی ہیں۔ ہمارا تمہارا تعلق ہی کیا ہے جاؤ جو مرضی ہے بنا لو۔ میں چند روز ہوں مرجاؤنگا۔ محمد علی تو اب قرآن پڑھنے لگا ہے (یعنی وہ جانتا ہی کیا ہے۔ اب قرآن پڑھنے لگا ہے۔ (چونکہ یہ لوگ اسے بڑا سمجھتے تھے اس لئے فرمایا کہ وہ تو اب قرآن پڑھتا ہے) .... (سخت لفظ) نے لکھا ہے کہ خواجہ بازی لے گیا۔ کیا بازی لے گیا۔ جاؤ ہٹ جاؤ میرے سامنے سے"؛

اس کے بعد زنجیریں کھولدی گئیں اور تھوڑی دیر کے بعد دربار عام ہوگیا۔ اور یہ پاک ممبر وہاں سے رخصت ہوئے ؛

حجج احمدیہ جس میں احمدی مذہب کا آمنت باللہ سے الیوم آخر تک مفصل و مدلل ذکر ہے اور جو سلسلہ احمدیہ کے تمام لٹریچر کو حاوی ہے اور جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی کا ثبوت ہے۔ ۳۵۲ صفحے حجم پانسو صفحے کا مضمون گنجان تحریر کی وجہ سے آگیا ہے قیمت صرف ...... عـہ

کلام محمود سیدنا محمود کا کلام جو عرفان کی راہ دکھاتا ہے نہایت خوشخط اعلیٰ کاغذ قیمت صرف ۴ /

فتاوی احمدیہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی

(۱) ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں حضور کے حکم کے مطابق درود شریف کا ورد کرتا ہوں۔ لیکن اب یہ بھی خواہش ہے۔ کہ اس پر اسم ذات اللہ کا اضافہ کیا کروں۔ اس لئے ملتجی ہوں کہ خاکسار کو اضافہ کی اجازت بخشیں ؛

اس کے جواب میں حضور نے لکھایا۔ کہ صرف اللہ اللہ ذکر کرنا کوئی ثابت نہیں ؛

(ایڈیٹر) اکثر لوگ اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔ کہ وہ ثواب سمجھکر کسی لفظ کا ورد شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے ؛

(۲) ایک دوست نے لکھا۔ کہ ایک شخص جس نے عرصہ سے اپنی لڑکی ایک ایسے غیر احمدی سے بیاہ دی ہوئی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بہت ہی بد گو ہے۔ اور اب اس نے ایک بد گو کا جنازہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ نماز اور جنازہ میں فرق ہے۔ غیر احمدی کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے۔ یہ آدمی کبھی کبھی اپنے گاؤں کی احمدی جماعت کا امام بھی بنتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے ؛

جواب۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ؛

(۳) ایک شخص نے لکھا۔ کہ ہر قمری ماہ کی گیارہویں تاریخ کچھ شیرینی چھوٹے بچوں کو تقسیم کرنا یا محتاجوں کو اس نیت سے کھانا کھلانا کہ اس کا ثواب حضرت پیران پیر کی ارواح کو پہنچے۔ ثواب ہے یا گناہ ؛

(جواب) ایسا کرنا جائز نہیں ؛

(۴) مشاعرہ میں شامل ہونے میں کوئی حرج تو نہیں (جواب) اگر مشاعرہ میں لغو شعر نہ ہوں۔ اور کسی ضروری کام کے وقت کا حرج بھی نہ ہو۔ تو شامل ہونا جائز ہے ؛ ....

(۵) بنکوں کے متعلق.. ....

جس ملازمت میں سود لینے یا اس کی تحریک کرنے کا کام کرنا پڑتا ہو۔ وہ میرے نزدیک جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسے بنک کے حساب و کتاب کی ملازمت جائز ہے (۶) کیا مرد کی غیر موجودگی میں عورت کا ذبیحہ جائز ہے ؛

(جواب) بہر حالت جائز ہے۔ ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ بعض نافہم کو ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ منع کرتے ہیں

سفر یوپی

نمبر ۲

یوپی ریلوے اسٹیشن ہردوا سے تینتیس ۳۳ میل کا فاصلہ ہے لیکن راستہ ان پہاڑوں اور جنگلوں میں سے ہے جن میں شیر چیتے۔ تیندوے اور ریچھ اور دیگر جنگلی جانور رہتے ہیں۔ دو ۲ یا تین ۳ دن میں طے کرنا پڑتا ہے۔ رات کو سفر نہیں کر سکتے یوپی میں بعض اوقات رات کے وقت شیر کی چنگھاڑ سنائی دیتی ہے۔ آب وہوا بہت خوشگوار ہے۔ سرسبز خودرو درخت اور جھاڑیاں نشیب و فراز کی زمینوں میں اور ان پر ہر قسم کے پرندوں کا چہچہانا۔ اور خوشی کا گیت گانا۔ پہاڑیوں کے درمیان سے صاف شفاف میٹھے پانی کی ندی کا بہنا سب نظارے نہایت ہی پر لطف ہیں۔ پر افسوس ہے کہ باشندے جو اکثر بت پرست ہندو ہیں مذہبی واقفیت سے اتنے ناآشنا ہیں۔ کہ تبلیغ کا کام بہت ہی مشکل ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ عیسائی مشنری جو سب جگہ پہنچتے ہیں۔ یہاں ان کا نام ونشان بھی نہیں۔ مسلمانوں کے پانچ سات گھر ہیں۔ جو صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ہندوؤں کی سب رسومات کرتے ہیں۔ کوئی مسجد نہیں۔ نہ کوئی نمازی ہے۔ میں نے بعض کو نماز کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور حضرت مہدی کی آمد کی خبر ان کو سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ میر عابد حسین صاحب بی اے تحصیلدار نہایت مخلص احمدی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں داخل سلسلہ حقہ ہوئے تھے۔ ان کے بعض پارسی دوست خلافت راشدہ سے روگردان ہیں۔ اس کا انہیں رنج ہے۔ ایک شخص کے خط کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ میرا تو نشو ونما ہی خلافت کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اگر میں خلیفہ کو نہ مانوں تو پھر کہاں جاؤں فرمایا۔ باغیانِ خلافت کے لیڈروں میں سے ایک کا فوٹو میں نے زمانہ خلافت اول میں دیکھا تھا جس کے دیکھتے ہی معاً ایک برا خیال اسوقت میرے دل میں آیا۔ کہ میں اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ کہ ایسے بزرگ کے حق میں برا خیال نہیں چاہئے۔ میرے ایک دوست نے اسی تصویر کو دیکھکر کہا کسی بڑے مکار اور فریبی کی تصویر ہے۔ مجھے اس وقت تو برا معلوم ہوا۔ مگر اب ظاہر ہوا۔ کہ وہ لوگ ایسے ہی تھے

سید صاحب کا ارادہ ہے۔ کہ یہاں سے قادیان تک لاش لیجانے کا خرچ بھی اپنی وصیت کے علاوہ خزانہ انجمن میں جمع کرا دیویں۔ حضرت فضل عمر کے ساتھ بہت ہی عقیدت رکھتے ہیں۔ سب کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ بہت سے آدمی ان کے طفیل احمدی ہو چکے ہیں۔ ایسے عہدے پر ہو کر ان کی زندگی تقوی۔ خوش اخلاقی۔ نیکی اور کنبہ پروری کی ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ میں نے فرصت پاکر تپوماجواری کی قبر بدر اس کے متعلق مضمون لکھنا شروع کیا ہے جو بعد نظر ثانی انشاء اللہ سلسلہ وار اخبار فاروق میں چھپے گا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ سید عابد حسین صاحب کے فرزند ارجمند عطاء الرحمن و دیگر عزیزوں کی تقریبات اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

محمد صادق عفی عنہ

تادیب النساء

صابون بنانا

(صابون بنانے کی ترکیب اخبار شریف بی بی سے نقل کی جاتی ہے تاکہ غریب احمدی خواتین اس سے فائدہ اٹھا سکیں قادیان میں بعض احمدی خواتین نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور وہ وجہ معاش میں ایک حد تک محتاج نہیں یا بیرونجات میں بھی یہ کسب حلال انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا)

صابون سازی کے لئے سب سے پہلے اس سامان کا ہونا ضروری ہے لوہے کی کڑاہی۔ لوہے کا چمچہ۔ مٹی کا ایک بڑا سا لوٹا۔ گیہوں کا میدہ۔ روغن کنجد (تلی کا تیل) عام نمک کاسٹک سوڈا۔ لکڑی یا لوہے کے سانچے صابون بنانے کے لئے ہوں تو بہتر ورنہ تھال میں جما کر تیز چھری سے بھی ٹکیاں کاٹی جا سکتی ہیں ؛

سب سے پہلے ہر ایک چیز وزن کرکے تیار رکھو۔ کاسٹک سوڈا نمبر ۲۷ سے لیکر نمبر ۹۸ تک کا ایک سیر روغن کنجد چار سیر میدہ (انگریزی صابون بنانا ہو تو نشاستہ) تین پاؤ نمک ایک چھٹانک۔ کاسٹک سوڈے کو تول کر مٹی کے بڑے لوٹے میں ڈالدیں اور کوئیں کا سوا سیر پانی لیکر بھی ڈالدیں۔ سوڈا پانی میں حل ہو جائیگا لکڑی سے ہلاتے رہنا چاہئے تاکہ جلدی سے گھل جاوے اس کے بعد تیل کو تول کر کڑاہی میں ڈالدو جب سارا سوڈا حل ہو جاوے تو تھوڑا تھوڑا سوڈے والا پانی تیل میں کڑچھے کے ذریعے سے ڈالو۔ اور خوب ہلاؤ۔ سوڈے والا باقی پانی اس وقت ڈالو۔ کہ جب پہلا پانی تیل میں خوب ملجاوے۔ یہاں تک کہ تمام پانی ختم کردو۔ اور خوب ہلاتے رہو۔ یہ خوب گاڑھا لیئی کی طرح ہو جائیگا۔ اب اس میں میدہ ملانا شروع کرو اور ملاتے ملاتے تمام میدہ ملاکر خوب چمچہ کے ساتھ نیچے اوپر کرو۔ کیونکہ اب صابون تقریباً تیار ہے اور بہت گاڑھا ہو گیا ہے۔ پندرہ بیس منٹ تک ہلاکر نمک ملادو نمک ملانے کے بعد فوراً سانچوں میں بھردو۔ اور سانچوں کو کسی گرم چیز سے ڈھانپ دو۔ سات آٹھ گھنٹہ ڈھنپا رہنے دو۔ پھر نکال لو۔ خالص صابون تیار ہوگا۔ اور بازاری سے ہزار درجہ بہتر ہوگا۔ اگر نہانے کے استعمال میں لانا چاہتے ہو تو اس میں بناتے وقت تھوڑی خوشبو اور ہلکا سا زعفران بھی ملالو۔ اگر سانچے نہوں تو ایک تھال میں جما کر ٹھنڈا ہونے پر ٹکڑے کاٹ لو۔ یا ہاتھ میں لیکر گول گول گولے بنا لو ؛

سوڈا کاسٹک ایک انگریزی چیز ہے۔ یہ سجی اور چونے کا ست ہے ولایت سے لوہے کے بند پیپوں میں آتا ہے۔ اور یہ تین قسم کا ہوتا ہے قسم اول ۹۸ نمبر کا ہوتا ہے۔ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے اس کا رنگ نہایت سفید اور ذرے ذرے مثل ولایتی کھانڈ کے ہوتا ہے اس سے انگریزی صابون بنایا جا سکتا ہے۔ انگریزی صابون میں بجائے تلی کے تیل کے اگر ناریل کا تیل ملایا جاوے تو نہایت عمدہ ہوگا اور خوشبو حسب خواہش ملائی جائے بنانے کا طریقہ وہی ہے البتہ بجائے میدہ کے اعلیٰ قسم کا نشاستہ یا بیک پیکر ملایا جاوے قسم دوئم کا سوڈا کاسٹک ۷۲ نمبر کا ہوتا ہے اور یہ کھانڈ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ منجمد ہوتا ہے بڑے بڑے ٹکڑے کرکے لوہے کے پیپوں سے نکالا جاتا ہے۔ ہوا لگنے سے نمدار ہو جاتا ہے نمبر ۶۲ کا سوڈا ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے نمبر ۷۲ سے سفیدی اور صفائی میں کم ہوتا ہے ؛ کپڑے دھونیکا ادنیٰ درجے کا صابن بنانا چاہو تو معمولی سرسوں کا کڑوا تیل اور نمبر ۷۲ کا سوڈا۔ اور معمولی میدہ ملاکر بنا سکتے ہو ؛ اگر کسی غلطی کی وجہ سے صابون زیادہ نرم ہو جاوے اور جلدی نہ جمے تو نمک نہایت باریک کرکے ذرا ذرا مقدار میں ملاؤ۔ خود بخود جم جائیگا ؛ اگر صابون

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء

سورہ فاتحہ پڑھکر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جن خوبیوں جن صفتوں اور جن صفات حسنہ کا مالک ہے۔ اور وہ اس خدا میں پائی جاتی ہیں۔ کوئی بھی نظیر ان کی کسی اور جگہ نہیں ملتی لیکن وہ خدا ہے اور باقی مخلوق۔ اس لئے مخلوق میں جو صفات اور خوبیاں ہونگی وہ سب اس خدا ہی کی ہونگی اور اس کی صفات کا ظل ہوں گی۔ پس خدا تعالیٰ میں جو صفات اور خوبیاں او حسن ہے۔ انسان میں ان کا ظل ہے۔ انسان ان صفات پر اور ان خوبیوں پر اور اس حسن پر جو اس میں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ انسان جو کچھ دیکھتا ہے۔ اسی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس لئے اس جگہ انسان جو بھی اندازہ لگائیگا۔ وہ غلط جائیگا۔ کیونکہ یہ اس ظل پر جو اس نے دیکھا ہے۔ اس خدا کی صفات کا جس کی صفات کا یہ ظل ہیں۔ خیال کریگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کو الحمد سے شروع کیا۔ نحمدہ سے شروع نہ کیا تاکہ بتائے کہ جس قدر بھی خوبیاں اور صفات ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ میں جمع ہیں۔ اس لئے تو وہ ہر طرح کی کامل حمد کے لائق ہے لیکن دنیا میں ایسے لوگ بہت ہیں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے عیوب جمع کرتے ہیں۔ اس کو زبان سے نہیں تو اعمال سے یا دیگر عقائد سے بے قدرت تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کو جھوٹا کہا جاتا ہے۔ اس کو مجبور ظالم اور بے رحم گردانا جاتا ہے۔ غرض طرح طرح کے الزام خدا پر لگائے جاتے ہیں۔ یہ الزام اس کے نہ ماننے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ ماننے والوں اور اس کی ہستی کا اقرار کرنیوالوں کی طرف سے ہیں۔ وہ ان الزامات کو سمجھتے ہیں کہ یہ اس کے صفات ہیں۔ اس لئے وہ ان کو بھی اسیکی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایک مسلمان جو الحمد کہنے والا ہے اس کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان تمام بدیوں اور الزامات کو جو اللہ تعالےٰ پر لگائے جاتے ہیں۔ اور اس کی طرف منسوب کیئے جاتے ہیں۔ دور کرے۔

نبی اور مامور اسی غرض کے لئے دنیا میں آتے ہیں۔ تا وہ ان الزامات اور بدیوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی گئی ہیں دور کریں۔ سچے سلسلہ کی یہی نشانی ہے۔ کہ اس کے ماننے والے ان الزامات کو دور کریں۔ جس طرح حضرت نوح کی آمد حضرت ابراہیم کی آمد حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نبیوں کی آمد جو مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں مبعوث ہوئے۔ اسی لئے ہوئی۔ کہ وہ ان الزامات کو جو لوگوں نے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر چھوڑے تھے۔ دور کریں۔ اسی طرح ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی غرض کے لئے بھیجے گئے جس طرح پہلے نبیوں کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ اسی غرض کے لئے قائم کی گئیں۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی اسی غرض کے لئے قائم کی گئی ہے۔ پس جس طرح ان لوگوں نے جو پہلے نبیوں کی جماعت سے تھے۔ اپنا فرض ادا کیا۔ اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہماری کوششیں مختلف طریقوں سے اور محنتیں چھوٹی ہوں یا بڑی اسی غرض کے لئے ہونی چاہئیں۔ ہمارے لئے فرمایا کہ تم خدا سے مدد مانگو اس سے دعا کرو۔ کیونکہ تم خود کوئی چیز نہیں کہ اس کام کو بجا لاؤ۔ ہاں خدا سے دعا کرو۔ تم ایک تلوار کی طرح سے ہو جب خدا اس تلوار کے قبضے کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس تلوار کو چلائیگا۔ تو وہ تلوار جس پر پڑیگی اس کو کاٹتی چلی جائیگی۔

ہمارا جلسہ اسی غرض کے لئے دہلی میں قرار پایا ہے۔ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس جلسے کو کامیاب کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ دہلی میں ولیوں بزرگوں شہیدوں اور صالح لوگوں کی بہت ہی قبریں ہیں۔ حتیٰ کہ جس قدر پاک لوگ اس خاک میں مدفون ہیں۔ زندوں سے زیادہ ہونگے۔ ان کی روحیں حق کے ظہور کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ وہاں یہ سلسلہ ضرور پھیلے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ جب دہلی تشریف لے گئے تھے۔ تو وہاں کی جماعت نے عرض کیا کہ یہاں کے لوگ بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اے میاں اگر مسیح نے ہندوستان ہی میں آنا تھا۔ تو پھر دہلی میں آتا۔ نہ کہ پنجاب کے کسی گاؤں میں۔ جہاں بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔ گویا وہ لوگ الحمد للہ کی بجائے الحمد لدھلی کہا کرتے۔ یعنی تمام خوبیاں وہ دہلی میں جمع کرتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں عالم ہو سکتے ہیں تو دہلی میں سے ولی۔ شہید۔ صالح اور نیکوکار ہو سکتے ہیں تو دہلی سے۔ انہوں نے دہلی کو تمام صفات کا جامع بنا لیا ہے۔ اور اس قدر متکبر ہوئے ہیں۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ دہلی میں رہ کر ہمیں کسی بات کے سننے کی حاجت ہی نہیں۔ تو وہاں کے لوگ بہت بے پرواہ ہیں۔ دعا کرنی چاہئے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے دلوں میں تحریک کرے کہ وہ اپنے دلوں کو طرح طرح کی آلودگیوں اور نخوت اور تکبر سے صاف کر کے ہمارے جلسہ میں آویں۔ اور پھر دعا کرنی چاہیئے کہ ہمارے واعظوں کے دلوں میں کسی قسم کا تکبر نہ ہو۔ کسی قسم کا عجب نہ ہو پھر دعا کرنی چاہئے کہ ہمارے واعظوں کی تبلیغ میں اثر ہو۔ اور پھر دعا کرنی چاہیئے کہ اس اثر سے وہ لوگ فائدہ بھی اٹھائیں۔ اور پھر دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو توفیق دے کہ وہ اس اثر کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جلسہ آج جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔ چار دن تک رہیگا۔ ان چار دنوں میں دعا کرنی چاہیئے۔ (اللھم تقبل ادعیۃ خلیفۃ المسیح)

(آمین)

ضرورت نکاح ایک احمدی قوم لوہار شریف خاندان کے باشندہ شہر کی لڑکی ۱۶-۱۷ سالہ کیلئے ایک لڑکے کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ ہونہار ۲۰-۲۱ سال قوم لوہار یا ترکھان باشندہ شہر ہو۔ خط وکتابت بنام مولوی محمد الدین صاحب احمدی امام مسجد جامع احمدیہ شادیوال حورد ضلع گجرات ہونی چاہیئے۔

(۲) برادر محمد شفیع احمدی قوم حجام متعلم ٹرینگ کلاس سیھٹریال جو عنقریب ۱۵؎ ماہوار کے ملازم ہوجائینگے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ہسپتال رعیہ ضلع سیالکوٹ ہو۔

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

حکیم احمد حسین احمد لائلپوری

(۱)

اے قادیان میں تیری آب و ہوا کے صدقے — تیری زمین کے صدقے تیرے سما کے صدقے

اے گلشنِ ہدایت تیری صبا کے صدقے — دن رات کے میں صدقے صبح و مسا کے صدقے

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۲)

اے ارضِ پاک تیری قسم کی صدا کے صدقے — نورِ خدا کی تیری شمعِ ہدیٰ کے صدقے

میں یادگارِ حضرت خیر الوریٰ کے صدقے — تجھ جیسے بوئے صدقے امّ القریٰ کے صدقے

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۳)

دار الامان تو ہی دار الشفا تو ہی ہے — اور حرزِ جان تو ہی ہے میری دوا تو ہی ہے

اے مخزنِ معارف کانِ ہدیٰ تو ہی ہے — اے معدنِ سعادت نورِ خدا تو ہی ہے

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۴)

تو مرکزِ خلافت ہے اور ضرور ہو گا — تیرے خلاف جو ہر وہ پُر قصور ہو گا

جو کچھ ہوا کہ ہو گا تجھ سے ظہور ہو گا — دنیا کی بستیوں میں تیرا ہی نور ہو گا

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۵)

قرآن میں دیکھتے ہیں ذکرِ ظہور تیرا — سارے جہاں میں چرچا نزدیک و دور تیرا

محمود ہے خلیفہ ثانی نور تیرا — قدموں میں بس اسی کے ہو گا حضور تیرا

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۶)

سارے جہاں سے بہتر ہے قادیانِ احمد — ظاہر ہوئی ہیں تجھ سے نیا نشانِ احمد

تو ہے نشانِ احمد تو ہی مکانِ احمد — تیرے لئے مقدر تھا یہ زمانِ احمد

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

(۷)

اے غار را و کہ سو بار تیرے قربان — بستانِ احمدی کا گو باغ ہے تو گلستان

تجھ پر نثار کر دوں سارے جہاں کی خوشیاں — احمد کی یہ صدا ہے اے رہنمائے حیران

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے

تجھ پر خدا کی رحمت نازل مدام ہووے

ل نور سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین مرحوم علیہ السلام ہیں۔

اعلان

ہمارے پاس رسول بی بی بنت فضل الٰہی مرحوم قوم ہٹھی ساکن موضع مہاراج ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے اطلاع ہے کہ وہ کسی شریف خاندان میں نکاح کرنا چاہتی ہے عمر قریب ۱۵ سالہ ہے اور خواندہ ہے۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان۔

السلام علیکم میرا نام رسول بی بی ہے اور میرے والد کا نام فضل الٰہی ہے جو بہت عرصہ ہوا فوت ہو گئے ہیں۔ میرا اصل وطن موضع مہاراج ضلع گوجرانوالہ ہے میں چاہتی ہوں کہ کسی شریف خاندان میں میرا نکاح ہو جائے اگر آپ مہربانی کر کے اسبات کا اعلان کر دیں تو میں آپکی شکر گزار ہونگی میری عمر قریباً پندرہ سال کی ہے قرآن شریف اور اردو پڑھا ہوا ہے۔ والسلام۔ رسول بی بی قادیان۔

ملازمت کے خواستگاران کو مژدہ

(۲) پورٹ بلیر (کالا پانی) میں اگر کوئی احمدی ٹرینڈ ٹیچر جانا پسند کرتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ میں انکو پوسٹ وغیرہ تفصیلات کا پتہ دونگا۔ (ایڈیٹر الفضل)

(۳) مفتی فضل الرحمٰن صاحب اطلاع دیتے ہیں:۔ منشی انوار حسین خانصاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے پاس بھوپال ریاست سے ایک ایسے ملازم کی بابت کہ جو انگریزی کا ترجمہ اردو میں کر سکے اور قانونی واقفیت رکھتا ہو۔ نظائر مقدمات پیش کر سکتا ہو۔ بعہدہ منصرم ۶۰ سے ۷۵ تک اور ایک سب منصرم ابتدائی تنخواہ ۵۰ آئندہ جیسے لیاقت ہو۔ درکار ہے اگر کوئی احمدیوں میں سے ایسا ہو تو۔ براہ راست واجد علی خان صاحب جوڈیشل سیکرٹری بھوپال کے پاس اپنے سرٹیفکیٹ بھیجدے یا مجکو مطلع فرما دیں۔ اگر کسی صاحب کو خواہش ہو تو عمدہ موقع ہے۔ والسلام۔

(۴) اگر کسی دوست کے پاس انگریزی ریویو کے ذیل کے پرچے ہوں تو مولوی اختر علی صاحب انسپکٹر پولیس مقام چھپرا ضلع سارن سے خط و کتابت فرما دیں وہ قیمتاً لے لینگے

سنہ ۱۹۰۲ء جنوری اپریل۔ سنہ ۱۹۰۳ء نومبر دسمبر۔ سنہ ۱۹۰۶ء جنوری۔ سنہ ۱۹۰۸ء مارچ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء فروری۔

(ایڈیٹر ریویو)

مارچ کا تشحیذ

جس میں احمد قادیانی کی صداقت کو صرف آیات قرآنی سے ثابت کیا گیا ہے قابل دید ہے جو احباب خریدار نہیں ضرور منگوا کر پڑھیں اور مفت تقسیم کریں۔

وی پی واپس کرنیوالے

جن احباب نے ماہ فروری کے وی پی وصول نہیں کئے ان کے نام اخبار اس وقت تک بند رہیگا جب تک چندہ ادا کرنے کا پختہ وعدہ ہو یا قیمت بذریعہ منی آرڈر نہ بھیجدی جائے

Digtized by Khilafat Library

پندرہ روپیہ روزانہ کمالو

یہ اشتہاری بات نہیں بلکہ پندرہ روپیہ روزانہ کمانیکے قابل یورپ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی قیمتی دستکاریاں سکھلانے کے ہم ذمہ وار ہیں معاوضہ ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا۔ بلکہ تیم بچوں کھانا کپڑا بھی دیا جاتا ہے جو لوگ یہاں نہیں آسکتے وہ صرف آٹھ آنہ میں رسالہ آبحیات منگوا کر اپنے گھر بیٹھے بٹھائے بذریعہ تحریر دستکاریاں سیکھیں آبحیات قوم کیلئے اسقدر مفید ثابت ہو کر مقبول عام ہوا ہے کہ ایک مہینہ میں تین مرتبہ چھپ چکا ہے اور اب پھر ختم ہونے والا ہے۔ اسلئے فوراً طلب کرو اسوقت دولت اور راحت کا فرشتہ آپکا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ اگر آپ نے فوراً طلب کیا تو آپ سے بڑھکر بدقسمت ہو سکتا ہے۔ جو لوگ آٹھ آنہ بھی نہیں خرچ کر سکتے وہ مجسٹریٹ سے اپنی غربت کی تصدیق لکھوا کر بھیجدیں۔ المشتہر۔ مینجر۔ تجارتی یتیم خانہ میرٹھ